الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
اخبار الاخیار
مصنف: شیخ عبد الحق محدث دہلوی
مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی

اخبار الاخیار اردو

مصنف

ابو المجد شیخ عبد الحق محدث دہلوی

مترجمین

مولانا سبحان محمود صاحب استاد الحدیث دار العلوم

مولانا محمد فاضل صاحب دار العلوم

اس کتاب میں حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی مشہور و معروف تصنیف اخبار الاخیار ہند و پاک کے تقریباً تین سو اولیائے کرام و صوفیائے عظام کا مشہور و مستند تذکرہ ہے جس میں علماء و مشائخ کی پاکیزہ زندگیوں کی دل آویز داستانیں پوری تحقیق سے لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب ایک قابل قدر تاریخی و علمی شاہکار ہونے کے علاوہ حکمت و نصائح اور پاکیزہ تعلیمات کا بیش بہا ذخیرہ ہے

ناشر

مدینہ پبلشنگ کمپنی - بندر روڈ کراچی

عرضِ حال

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ کی ذات گرامی اپنی بزرگی اور تبحر علمی کی وجہ سے ہمیشہ عقیدت اور احترام کی نظروں سے دیکھی جاتی رہے گی، آپ نے جس موضوع پر بھی قلم اُٹھایا اسکا حق ادا کر دیا۔
زیرِ نظر کتاب "اخبارالاخیار" ان کی مشہور ترین کتابوں میں سے ہے۔ محدث دہلوی نے اسمیں تقریباً تین سو اولیائے عظام و صوفیائے کرام کے حالاتِ زندگی یکجا فرمادیئے ہیں۔ اس سے پہلے بھی یہ کتاب چھپتی رہی ہے لیکن ان میں ستم ظریفی یہ ہوئی ہے کہ مترجمین نے اپنی مرضی سے اختصار اور تلخیص سے کام لیا ہے لیکن ہم نے اصلی کتاب کا مکمل ترجمہ کرایا ہے چنانچہ بازار کے مروجہ ایڈیشنوں کے مقابلے میں اسمیں سنؔو صفحات زیادہ ہیں اس کے علاوہ ہماری کتاب آفسٹ میں چھاپی گئی ہے اور دنیا کا بھی معیاری اور جدید ترین طریقۂ طباعت ہے۔

زیرِ نظر کتاب اور ہمارا پروگرام اس کتاب میں اُن بڑے لوگوں کے حالات اور واقعات بیان ہوئے ہیں جو اس دنیا میں بھی بڑے تھے اور اُس دنیا میں بھی بڑے رہیں گے اور یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے جیتے جی انسان کی اخلاقی اور روحانی زندگیوں کی تعلیم و تربیت میں بے مثل کردار ادا کیا ہے اور اب ان کے حالاتِ زندگی اور انکی تعلیمات فیض جاریہ ثابت ہو رہے ہیں۔
اللہ والوں کی باتیں اللہ والے ہی خوب سمجھ سکتے ہیں، ہو سکتا ہے کہ ان صلحائے عظام کی بعض باتیں اپنے صحیح معنی و مطالب کیساتھ سمجھ میں نہ آئیں کیونکہ ہمارے دلوں میں تاریکیاں ہی تاریکیاں ہیں ہمارے دماغوں میں اندھیرا ہی اندھیرا ہے، پھر جب تک انمیں شمع ہدایت نہ روشن کیجائے ان کا اصلی حال کیسے جانا جا سکتا ہے، اور بزرگان دین کا تذکرہ ہمارے دل و دماغ کی تاریکیاں دُور کرنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ ہمارا اس پر یقین ہے کہ اس دَورِ مادّی و الحاد میں سائنسی ترقیوں سے زیادہ ذہن اور روح میں انقلاب برپا کرنے کی ضرورت ہے اگر ذہن اور روح کو اخلاقیات سے نہ سنوارا گیا تو ہمارے ذہنوں پر حیوانیت، ظلم اور معصیت کا قبضہ ہو جائیگا، اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور اسکے حبیب پاک کے فیض روحانی پر تکیہ کرتے ہوئے ہم نے جس قسم کا اشاعتی پروگرام بنایا ہے اسکا مقصد ہی ذہن و روح میں اخلاقی انقلاب برپا کرنا ہے، ہم نے کام تو شروع کر دیا ہے اور نتائج اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی طرف رجوع ہونے والوں کو کبھی بھی مایوس نہیں کرتا۔ حکیم محمد تقی دھلوی

دیں اور تجھے یہ کہیں کہ جو تیرے دل میں آئے آپ وہ تصرف کریں تو خبردار! اس سے
ہوشیار اور مجتنب رہنا کیونکہ دنیا اور آخرت سے جو قوت زیادہ ہے وہ دراصل
محجوب اور مستور ہے کہیں ان کی باتوں میں آکر بہک نہ جانا وہی کہتے اور کرتے رہو جو
عارف کہتے ہیں۔

شعر

دنیا است بلا خانہ و عقبیٰ ہوس آباد ناحصل ایں ہر دو بیک جو نستانم

سلطان العارفین خواجہ بایزید فرماتے ہیں کہ اگر تمہیں عیسیٰ کی روحانیت اور موسیٰ
کی خدا سے ہمکلامی اور خلیل جیسی خلت عطا کر دی جائے تو اس سے زائد کا مطالبہ کرو
کیونکہ اللہ کے خزانوں میں اس سے بھی زیادہ عطائیں موجود ہیں۔

اے بھائی! ہر زمانے میں عالم محبوب سے ہر عاشق کو یہ خطاب ہوتا ہے کہ اے
مشرق کے مسافر، اے مغرب کے مجاہد، اے بلندیوں پر نظر رکھنے والے، اے ثریا تک
کمند ڈالنے والے تو مجھے جہاں تلاش کرے گا مجھے وہیں پائے گا۔

اے برادر! جب آپ کا خط پہنچا اس وقت بہت شور و شغب تھا، اے بھائی
جب امام شبلی سے لوگوں نے پوچھا کہ عارف کے اوصاف کیا ہیں تو فرمایا کہ عارف
وہ ہے جو بہرا، گونگا، اندھا ہو۔

اس لئے ہمیں چاہیئے کہ زبان کو قابو میں رکھیں کیونکہ شور و غوغا میں کوئی فائدہ
نہیں اور اس بات کے موافق (جو عارف کی تعریف میں گزری) سوختہ جان ہو جانا
چاہیئے۔ مصیبتوں کو برداشت، ماتم اور نوحہ کو پی جانا چاہیئے اور ڈکار تک نہیں لینا
چاہیئے یعنی بھولے سے بھی ماتم نہیں کرنا چاہیئے اور صبر و تحمل سے زندہ رہنا چاہیئے نیز
اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی تو نہیں۔ اور دنیا داروں کا بھی یہ قاعدہ ہے کہ وہ
جب تک دنیا میں زندہ رہتے ہیں مندرجہ بالا بات کے بالمقابل روتے رہتے ہیں
اور دنیا سے جاتے وقت بھی روتے اور پیٹتے ہوئے جاتے ہیں۔ آج جو قبروں
میں سو رہے ہیں وہ قبروں سے اسی کیفیت کے ساتھ اٹھائے جائیں گے جس کیفیت سے
مرے تھے۔